

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-9 ایس سی آر

یونین آف بھارت اور دیگر

بنام

میسرز وی ایس انجینئرنگ (پی) لمیٹڈ۔

16 نومبر 2006

(اے کے ماتھورا اور لوکیشو سنگھ پنٹا، جسٹس صاحبان)

ثالثی اور مصالحت ایکٹ، 1996- دفعہ 11- ریلوے عدالت عالیہ کے لیے ثالثی ٹریبونل کی
تقرری دفعہ- 11 کے تحت ثالث کی تقرری میں جائز نہیں ہے جب کہ ریلوے حکام پہلے ہی معاہدے کی
عمومی شرائط کے مطابق ثالثی ٹریبونل تشکیل دے چکے ہیں۔

جواب دہندہ- ٹھیکیدار کوریلوے کی طرف سے کچلے ہوئے پتھر کی فراہمی اور اسے وینگوں میں لوڈ
کرنے کے لیے کام کا معاہدہ دیا گیا تھا۔ تنازعہ پیدا ہوا اور مدعا علیہ نے معاہدے کی عمومی شرائط کی شق
64 کے تحت ثالث کی تقرری کی درخواست کی۔ دعویٰ کا فیصلہ کرنے کے لیے ثالثی ٹریبونل کا تقرر کیا گیا
تھا۔

اس کے بعد مدعا علیہ نے ثالثی اور مصالحتی قانون 1996 کی دفعہ 11 کے تحت عدالت عالیہ
کے سامنے ثالثی کی درخواست دائر کی جس میں تنازعات کو حل کرنے کے لیے ثالث کی تقرری کی
درخواست کی گئی۔ عدالت عالیہ نے مسٹر جسٹس وائی وی نارائن کو ثالث مقرر کیا۔ ناراض اپیل کنندہ نے
عدالت عالیہ میں عرضی درخواست دائر کی جسے مسترد کر دیا گیا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1- ریلوے اور سرکاری ادارے ثالث کی تقرری کے لیے ٹھیکیدار کی طرف سے کی گئی درخواست پر رد عمل ظاہر کرنے میں بہت سست روی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لہذا، اگر معاہدہ کرنے والے فریق کی طرف سے کی گئی درخواست پر وقت پر تقرری نہیں کی جاتی ہے، تو اس صورت میں عدالت عالیہ کے ایکٹ کے دفعہ 11 کے تحت ثالث کی تقرری کے اختیار کو مسترد نہیں کیا جائے گا۔ انتظامی حکام کو اس معاملے پر سونے اور شہریوں کو بغیر کسی علاج کے چھوڑنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ حکام چوکس رہیں گے اور ان کی ناکامی یقیناً پر متاثرہ فریق کو جنم دے گی۔ اگر جنرل منیجر، ریلوے 30 دن کے اطلاع کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد یا فریق کے عدالت عالیہ سے رجوع کرنے سے پہلے ثالثی ٹریبونل کا تقرر نہیں کرتا ہے، تو اس صورت میں، عدالت عالیہ ثالثی اور مصالحتی ایکٹ، 1996 کی دفعہ 11 کے تحت ثالث کا تقرر کرنے میں مکمل طور پر جائز ہوگی۔ یہ عدالت عالیہ کی صوابدید ہے کہ وہ کسی بھی ریلوے افسر کی تقرری کر سکتے ہیں یا وہ دی گئی صورتحال کے مطابق کسی بھی عدالت عالیہ کے جج کی تقرری کر سکتے ہیں۔ (130-ایف۔ ایچ)

2- جنرل منیجر، ریلوے کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کی مصدقہ نقل موصول ہونے کی تاریخ سے 30 دن کی مدت کے اندر ثالثی ٹریبونل کا تقرر کرے۔ اس طرح مقرر کردہ ثالثی ٹریبونل معاملے میں داخل ہوگا اور ثالثی کی کارروائی کو جلد از جلد نمٹائے گا۔ نتیجتاً، ثالث کے طور پر جسٹس وائی وی نارائن کی تقرری کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ (131-اے۔ بی)

یونین آف بھارت اور دیگر بنام ایم پی گپتا (2004) 10 ایس سی سی 504، پر انحصار کیا۔

داتار سوئچ گیسز لمیٹڈ بنام ٹاٹا فینانس لمیٹڈ اور دیگر، (2002) 8 ایس سی سی 151؛ ایس بی پی

اینڈ کمپنی بنام پٹیل انجینئرنگ لمیٹڈ اور دیگر، (2005) 8 ایس سی سی 618 اور کونکن ریلوے کارپوریشن لمیٹڈ اور دیگر بنام رانی کنسٹرکشن پرائیویٹ لمیٹڈ، (2002) 2 ایس سی سی 388، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2005 کی دیوانی اپیل نمبر 6593-6594

حیدرآباد میں عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار، آندھرا پردیش کے حتمی فیصلوں اور احکامات سے عرضی درخواست نمبر 2465/2001 اور درخواست نمبر 1615/2001 ثالثی درخواست نمبر 60/1998 میں بالترتیب۔

وکاس سنگھ، اے ایس جی، وسیم اے قادری، آرسی کاٹھیا، مسز ریکھا پانڈے، شیولکشمی، امرتا نارائن، انیل کٹیار اور ڈی ایس مہرا اپیل گزاروں کے لیے۔

جی رام کرشن پرساد، ڈاکٹر کے پی کیا لسانتھ، محمد وسے خان، سوپودھن بیراپینی اور وینکٹ سبرامنیم۔
- جواب دہندہ کے لیے،

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

اے کے ماتھور، جسٹس یہ اپیلیں آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے اور حکم کے خلاف ہیں۔ 27.4.2001 کے متنازعہ حکم کے ذریعے عرضی درخواستوں کے ایک بیچ کو نمٹا دیا گیا جس میں وہ بھی شامل تھی جو ہمارے سامنے تھی جس کے تحت عدالت عالیہ نے ثالثی اور مصالحت ایکٹ، 1996 کی دفعہ 11 کے تحت ثالث کا تقرر کیا تھا (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا جائے گا)۔ موجودہ اپیلوں میں، ہم 2001 کی عرضی درخواست نمبر 2465 (یونین آف بھارت اور دیگر

بنام ایم/ایس وی ایس انجینئرنگ (ع) لمیٹڈ اور دیگر)۔ جہاں تک عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے منظور کردہ 27.4.2001 کے حکم کا تعلق ہے، اس حکم میں اٹھائے گئے تمام مسائل کا فیصلہ اس عدالت نے پہلے ہی ایس بی پی اینڈ کمپنی بنام پٹیل انجینئرنگ لمیٹڈ اور دیگر معاملے میں کر دیا ہے۔ (2005) 8 ایس سی سی 618 اس عدالت کے سات ججوں کے بنچ کے ذریعے۔ لہذا، اس موجودہ اپیل میں چیلنج کیے گئے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے حکم کی صداقت کا جائزہ لینے سے کوئی مقصد پورا نہیں ہوگا کیونکہ تمام مسائل ایس بی پی اینڈ کمپنی (اوپر) کے فیصلے میں شامل ہیں، لہذا اس اپیل کو مذکورہ فیصلے کی روشنی میں نمٹا دیا جاتا ہے۔

ایک اور اپیل کو جنم دینے والے مختصر حقائق یہ ہیں کہ ایم/ایس وی ایس انجینئرنگ پرائیویٹ لمیٹڈ، حیدرآباد کوئلا ڈوڈپو میں 50 ملی میٹر مشین سے کچلے ہوئے پتھر کے بجری کی فراہمی اور ترتیب سے رکھنے کا کام سونپا گیا تھا اور اسے مکینیکل/دستی ذرائع سے 1.8 لاکھ کیوبک میٹر کی مقدار میں 1.8 لاکھ کیوبک میٹر میں لوڈ کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ کام شروع کرنے کیلئے وسائل اور مشینری اور پلانٹ پیشگی رقم کی ادائیگی فراہم کرنے والے معاہدے پر ٹھیکدار کے ذریعے 39 ماہ کی تکمیل کی مدت کے مطابق عمل درآمد کیا گیا تھا۔ 26.4.1993 اور 26.4.1996 کے ذریعے مکمل کیا گیا۔ جو سالانہ 60,000 کیوبک میٹر کی شرح سے بجری کی فراہمی کرتا ہے۔ چونکہ ٹھیکدار ٹینڈر کی شرائط کے مطابق کام شروع نہیں کر سکا اور نومبر 1997 تک صرف 88214 کیوبک میٹر فراہم کیا، اس لیے ٹھیکدار کے چل رہے بلوں سے 1,01 کروڑ روپے کا جرمانہ وصول کیا گیا۔ اپیل کنندہ ٹھیکدار کی جرمانے کی معافی اور سپلائی کے از سر نو کی درخواست پر راضی نہیں ہوا۔ لہذا، فریقین کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا اور ٹھیکدار نے معاہدے کی عمومی شرائط کی شق 64 کے تحت ثالث کی تقرری کی درخواست کی۔ ٹھیکدار کے مطالبے کے مطابق ثالثی ٹریبونل کو ٹھیکدار کے دعوے کا فیصلہ کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ ثالثی ٹریبونل نے کارروائی شروع کی اور ٹھیکدار نے ثالثی ٹریبونل کے سامنے اپنا دعویٰ بیان پیش کیا۔ اس کے بعد، ٹھیکدار نے ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت حیدرآباد میں آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ کے سامنے 1998 کی تاریخ ثالثی کی

درخواست دائر کی، جس میں 19.4.1993 کے نمبر 60 معاہدے سے پیدا ہونے والے تنازعہ کو حل کرنے کے لیے ثالث کی تقرری کی درخواست کی گئی۔ اپیل کنندہ یونین آف بھارت نے مدعا علیہ کی طرف سے دائر ثالثی کی درخواست کو جوابی دائر کر کے اور الزامات کی تردید کرتے ہوئے چیلنج کیا۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ یہ کہنا غلط ہے کہ کیے گئے کام کی ادائیگی نہیں کی گئی۔ یہ الزام لگایا گیا کہ ادائیگی معاہدے کی شرائط کے مطابق کی گئی تھی اور ریلوے کی طرف سے کوئی تاخیر نہیں کی گئی تھی۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ تنازعہ کو ثالثی کے لیے بھیجنے کی درخواست معاہدہ کی عمومی شقوں کی شق 63 اور 64 کے مطابق کی جانی چاہیے۔ شق 63 کے مطابق، درخواست موصول ہونے پر ریلوے کو تمام معاملات کے فیصلوں کو مطلع کرنا تھا جن میں وہ معاملات بھی شامل تھے جو عنوان کے تحت سامنے آئے تھے سوائے معاملات کے۔ مدعا علیہ نے بعد میں معاملے کو ثالثی ٹریبونل کو بھیجنے کی درخواست کی، معاہدے کی عمومی شرائط کی شق 64 کے مطابق ریلوے کے جنرل منیجر نے مدعا علیہ کی تنازعہ کو ثالثی ٹریبونل کو بھیجنے کی درخواست کو قبول کر لیا اور اس کے مطابق، ریلوے افسران کے چار نام پیش کرتے ہوئے 5.5.1998 پر ایک خط بھیجا گیا جس میں مدعا علیہ کو دو نام نامزد کرنے تھے جو معاہدے کی عمومی شرائط کی شق 64 (3) (a) (ii) کے مطابق ضروری تھا۔ مدعا علیہ نے اسے دیے گئے چار ناموں میں سے ایک نام یعنی شری آراین راگھون کا انتخاب کیا اور تنازعہ 20.8.1998 پر ثالثی ٹریبونل کو بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد کچھ اور ریلوے اہلکار مقرر کیے گئے۔ کچھ دعووں کو ثالثی ٹریبونل کو نہیں بھیجا گیا۔ دریں اثنا، رابطہ کار نے عدالت عالیہ میں عرضی دائر کی۔ عدالت عالیہ نے 28.11.2000 پر مسٹر جسٹس وائی وی نارائن کو تنازعات کو حل کرنے کے لیے ثالث مقرر کیا اور تمام 14 دعووں کا حوالہ دیا اور فیس بھی 2 لاکھ روپے مقرر کی۔ 1998 دیوانی متفرق درخواست نمبر 60 میں منظور کردہ 28.11.2000 کے حکم سے ناراض ہو کر، اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک عرضی درخواست دائر کی جس میں ڈویژن بینچ کے سامنے ثالث کا تقرر کرنے والے فاضل واحد جج کے حکم کو چیلنج کیا گیا۔ ڈویژن بینچ نے ثالثی ایکٹ 1996 سے متعلق مختلف مسائل سمیت بڑی تعداد میں معاملات کو یکجا کیا اور اس کے حکم نامے کے ذریعے فیصلہ کیا۔ اس حکم کو یونین آف بھارت نے بھی موجودہ اپیل دائر کر کے چیلنج کیا تھا۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ نے اس حکم کے ذریعے اس

موضوع سے متعلق یونین آف انڈیا کی اپیل کو نمٹا دیا اور ہدایت دی کہ اس معاملے کے عجیب و غریب حقائق کے پیش نظر کہ چونکہ ریلوے کے جنرل منیجر نے پہلے ہی ایک ثالثی ٹریبونل تشکیل دے دیا ہے، لہذا اپیل کنندہ کو مذکورہ بالا حکم نامے میں ترمیم/یاد کرنے کے لیے فاضل واحد جج سے رجوع کرنا چاہیے۔ اس کے مطابق اپیل کنندہ نے حکم میں ترمیم کی درخواست کرتے ہوئے فاضل واحد جج سے رابطہ کیا۔ فاضل جج نے مذکورہ درخواست کو 21.2.2002 کے حکم ذریعے مسترد کر دیا۔ درخواست کو مسترد کرتے ہوئے، فاضل جج نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

"چونکہ اس عدالت کی رائے ہے کہ جنرل منیجر کے ذریعہ تشکیل کردہ ثالثی ٹریبونل کو مضبوطی پر الگ کر دیا گیا ہے اور جو معاملات اس عدالت کے ذریعہ مقرر کردہ واحد ثالث کو بھیج کر پہلے ہی واپس لے لیے گئے ہیں، اس لیے جنرل منیجر، ریلوے کے ذریعہ تشکیل کردہ ثالثی ٹریبونل کے کام کاج کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔

اس لیے اس حکم کے خلاف موجودہ خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی گئی اور چھٹی دے دی گئی۔ اس لیے دونوں موجودہ اپیلیں حتمی نمٹا رہے کے لیے ہمارے سامنے آئی ہیں۔

اپیل کنندہ - یونین آف بھارت کی طرف سے پیش ہوئے فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے نشاندہی کی ہے کہ معاہدے کی عمومی شرائط کی شق 63 اور 64 کے مطابق، اس عدالت نے غیر یقینی شرائط میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ ثالثی ٹریبونل کو معاہدے کی عمومی شرائط کے مطابق تشکیل دیا جانا چاہیے، عدالت عالیہ کو ایکٹ کے دفعہ 11 کے تحت مداخلت نہیں کرنی چاہیے اور عدالت عالیہ کو جنرل منیجر، ریلوے کے ذریعہ مقرر کردہ ثالثی ٹریبونل کو قبول کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں، فاضل اے ایس جی نے یونین آف بھارت اور دیگر بنام ایم پی گپتا (2004) 10 ایس سی سی 504 اس موضوع پر براہ راست اس عدالت کے فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی۔ جس میں معاہدے کی عمومی شرائط کی شق 64 کے

حوالے سے ریلوے کے لیے ثالثی ٹریبونل کی تقرری کے حوالے سے اسی طرح کا سوال اس عدالت کے سامنے آیا اور اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جہاں دو گز ٹیڈ ریلوے افسران کو ثالثی ٹریبونل کے طور پر مقرر کیا جاتا ہے، عدالت عالیہ کو عدالت عالیہ کے سبکدوش جج کو واحد ثالث کے طور پر مقرر نہیں کرنا چاہیے اور واحد ثالث کی تقرری کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ معاہدے کی عمومی شرائط کی شق 63 اور 64 کی شرائط تقریباً ہمارے ہاتھ میں موجود شرائط سے ملتی جلتی ہیں۔ اس معاملے میں بھی معاہدے کی شق 64 پر انحصار کرتے ہوئے چیف جسٹس آف بھارت کی صدارت میں تین ججوں کی بنچ نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

“اس میں موجود ایکسپریس شق کے پیش نظر کہ دو گز ٹیڈ ریلوے افسران کو ثالث کے طور پر توضع کیا جائے گا، جسٹس پی کے بہری کو عدالت عالیہ کی طرف سے واحد ثالث کے طور پر مقرر نہیں کیا جا سکا۔ صرف اس مختصر بنیاد پر، چیلنج کے تحت فیصلے اور حکم کو اس حد تک مسترد کر دیا جاتا ہے جب وہ جسٹس پی کے بہری کو واحد ثالث کے طور پر مقرر کرتا ہے۔ آج سے 30 دن کے اندر، یہاں اپیل کنندگان دو گز ٹیڈ ریلوے افسران کو ثالث کے طور پر مقرر کریں گے۔ دو نئے مقرر کردہ ثالث مزید ایک ماہ کی مدت کے اندر ریفرنس میں داخل ہوں گے اور اس کے بعد ثالث تین ماہ کی مدت کے اندر اپنا فیصلہ سنائیں گے۔”

اس سے پہلے بھی داتا رسونج گیزر لمیٹڈ بنام ٹاٹا فنانس لمیٹڈ اور (2002) 8 ایس سی سی 151 ان کے لارڈز شپ نے مشاہدہ کیا ہے کہ ثالث کا تقرر دوسرے فریق کے مطالبے پر تیس دن کے اندر کیا جانا چاہیے اور تقرری تب بھی کی جاسکتی ہے لیکن اس سے پہلے کہ دوسرا فریق ایکٹ کے دفعہ 11 کے تحت عدالت میں جائے۔ یہ مشاہدہ کیا گیا کہ ایک بار جب دوسرا فریق عدالت میں جاتا ہے تو تقرری کا حق ختم ہو جاتا ہے۔ موجودہ معاملے میں جیسا کہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل منیجر، ریلوے نے پہلے ہی ثالث کا تقرر کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود، فاضل واحد جج نے یونین آف بھارت کے اعتراض کو مسترد کر دیا ہے اور عدالت عالیہ کے فاضل جج کو ثالث مقرر کیا ہے۔

اسکے برعکس مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے ایس بی پی اینڈ کمپنی بنا میٹیل انجینئرنگ لمیٹڈ اور دیگر، (2005) 8 ایس سی سی 618 نے سات ججوں کی بنچ میں اکثریت سے کونکن ریلوے کارپوریشن لمیٹڈ اور دیگر بنام رانی کنسٹرکشن پرائیویٹ لمیٹڈ (2002) 2 ایس سی سی 388۔ جہاں تک ایس بی پی اینڈ کمپنی (اوپر) کے معاملے کا تعلق ہے، یہ مدعا علیہ کے بچاؤ میں نہیں آسکتا ہے۔ مدعا علیہ کے ماہر وکیل نے پیرا گراف 47 کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی کہ اس فیصلے کی ممکنہ پیروی ہوگی۔ لیکن اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ جب معاہدے کے مطابق ثالث کا تقرر کیا جاتا ہے تو عدالت کو اس معاملے میں مداخلت کرنی چاہیے یا نہیں کرنی چاہیے، جبکہ اس معاملے کا احاطہ اس عدالت کے یونین آف بھارت بنام ایم پی گپتا (اوپر) کے معاملے میں تین ججوں کی بنچ کے پہلے فیصلے میں کیا گیا ہے جو ہم پر پابند ہے۔ لہذا، ایس بی پی اینڈ کمپنی (اوپر) کا فیصلہ مدعا علیہ کے لیے کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔ اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ ثالثی کی کارروائی تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن اس عدالت نے انعام کے اعلان پر روک لگا دی ہے۔ موجودہ معاملے میں، ایم پی گپتا (اوپر) کے فیصلے کے پیش نظر تین ججوں کی بنچ نے واضح طور پر کہا ہے کہ جب بھی معاہدے میں خاص طور پر جنرل منیجر، ریلوے کے ذریعے مساوی حیثیت کے دو گزٹیڈ ریلوے افسران کی ثالث کے طور پر تقرری کے لیے التزام کیا جائے، تو اس صورت میں عدالت کو یہ عرض البلد جنرل منیجر کو تقرری کے لیے دینا چاہیے۔

تاہم، اس معاملے سے علیحدگی اختیار کرنے سے پہلے ہم یہ بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ ریلوے اور سرکاری ادارے ثالث کی تقرری کے لیے ٹھیکیدار کی طرف سے کی گئی درخواست پر رد عمل ظاہر کرنے میں بہت سست روی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لہذا، معاہدہ کرنے والے فریق کی طرف سے کی گئی درخواست پر وقت پر تقرری نہ ہونے کی صورت میں۔ پھر اس صورت میں ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت ثالث مقرر کرنے کے عدالت عالیہ کے اختیار کو مسترد نہیں کیا جائے گا۔ ہم انتظامی حکام کو اس معاملے پر سونے اور شہریوں کو بغیر کسی علاج کے چھوڑنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ حکام چوکس رہیں گے اور ان کی ناکامی یقیناً پر متاثرہ فریق کو جنم دے گی۔ اگر جنرل منیجر، ریلوے 30 دن کے اطلاع کی میعاد تاریخ انقضا

ہونے کے بعد یا فریق کے عدالت عالیہ سے رجوع کرنے سے پہلے ثالثی ٹریبونل کا تقرر نہیں کرتا ہے، تو اس صورت میں عدالت عالیہ ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت ثالث کا تقرر کرنے میں مکمل طور پر جائز ہوگی۔ یہ عدالت عالیہ کی صوابدید ہے کہ وہ کسی بھی ریلوے افسر کی تقرری کر سکتے ہیں یا وہ دی گئی صورتحال کے مطابق کسی بھی عدالت عالیہ کے جج کی تقرری کر سکتے ہیں۔

ہماری مذکورہ بحث کے نتیجے میں، ہم ان ایپلوں کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ ہم جنرل منیجر، ریلوے کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اس حکم کی مصدقہ نقل موصول ہونے کی تاریخ سے 30 دن کی مدت کے اندر ثالثی ٹریبونل کا تقرر کرے۔ اس طرح مقرر کردہ ثالثی ٹریبونل معاملے میں داخل ہوگا اور ثالثی کی کارروائی کو جلد از جلد نمٹائے گا۔ نتیجتاً، ثالث کے طور پر جسٹس وائی وی نارائن کی تقرری کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت ہے۔

ڈی جی

